

اے بصرہ! تیری حالت پر افسوس ہے کہ جب تجوہ پر اللہ کے عذاب کے لشکر ٹوٹ پڑیں گے، جس میں نہ غبار اڑے گا اور نہ شورو غونا ہو گا اور تیرے بنے والے قتل اور سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۰۱)

دنیا کو زہد اختیار کرنے والوں اور اس سے پہلو بچانے والوں کی نظر سے دیکھو۔ خدا کی قسم! وہ جلد ہی اپنے رہنے سبھے والوں کو اپنے سے الگ کر دے گی اور امن و خوشحالی میں بس رکنے والوں کو رنج و اندوہ میں ڈال دے گی اور جو چیز اس میں کی منہ موڑ کر پیٹھ پھرا لے وہ واپس نہیں آیا کرتی اور آنے والی چیز کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی راہ دیکھی جائے۔

اس کی مسرتیں رنج میں سسودی گئی ہیں اور جو انہر دوں کی ہمت و طاقت اس میں کمزوری و ناتوانی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ (دیکھو) دنیا کو خوش کر دینے والی چیزوں کی زیادتی تھیں مغرور نہ بنا دے۔ اس لئے کہ جو چیزیں تمہارا ساتھ دیں گی وہ بہت کم ہیں۔

خدا اس شخص پر حرم کرے جو سوچ بچارے عبرت اور عبرت سے بصیرت حاصل کرے۔ دنیا کی ساری موجود چیزیں معدوم ہو جائیں گی، گویا کہ وہ موجود تھیں ہی نہیں اور آخرت میں پیش ہونے والی چیزیں جلد ہی موجود ہو جائیں گی، گویا کہ وہ ابھی سے موجود ہیں۔ ہر شمار میں آنے والی چیز ختم ہو جایا کرتی ہے اور جس کی آمد کا انتظار ہوا سے آیا ہی جانو اور ہر آنے والے کو نزدیک اور پہنچا ہوا سمجھو۔

[اس خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

عالم وہ ہے جو اپنا مرتبہ شناس ہو اور انسان کی جہالت اس سے

فَوَيْكَ لَكَ يَا بَصْرَةُ عِنْدَ ذَلِكَ، مِنْ جَيْشٍ مِّنْ نِقَمِ اللَّهِ! لَا رَهْجَ لَهُ، وَلَا حَسَّ، وَ سَيْبَتَلَى أَهْلُكَ بِالْمَوْتِ الْأَحْمَرِ، وَالْجُوْعِ الْأَعْبَرِ!

-----☆☆-----

(۱۰) وَمِنْ خُذْلَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَنْظُرُوا إِلَى الدُّنْيَا نَظَرَ الزَّاهِدِينَ فِيهَا، الصَّادِفِينَ عَنْهَا، فَإِنَّهَا وَاللَّهُ عَلَيْهَا قَلِيلٌ ثُزِيلٌ الثَّلَوَى السَّاكِنَ، وَ تَفْجَعُ الْمُتَرَفَ الْأَمِينَ، لَا يَزِجُعُ مَا تَوَلَّ مِنْهَا فَأَذَرَ، وَ لَا يُدْرِى مَا هُوَ أَتٍ مِنْهَا فَيُنْتَظَرَ.

سُرُورُهَا مَشْوِبٌ بِالْحُرْنِ، وَ جَلْدُ الرِّجَالِ فِيهَا إِلَى الضَّعْفِ وَ الْوُهْنِ، فَلَا يَغْرِيَنَّكُمْ كَثْرَةً مَا يُعْجِبُكُمْ فِيهَا لِقَلَةِ مَا يَضْحَبُكُمْ مِنْهَا.

رَحِمَ اللَّهُ امْرًا تَفَكَّرَ فَاعْتَبَرَ، وَ اعْتَبَرَ فَأَبْصَرَ، فَكَانَ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ الدُّنْيَا عَنْ قَلِيلٍ لَمْ يَكُنْ، وَ كَانَ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ الْآخِرَةِ عَمَّا قَلِيلٍ لَمْ يَرَلْ، وَ كُلُّ مَعْدُودٍ مُنْقَضٍ، وَ كُلُّ مُتَوَقِّعٍ أَتٍ، وَ كُلُّ أَتٍ قَرِيبٌ دَانٌ.

[مِنْهَا]

الْعَالَمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهُ، وَ كَفَى بِالْمَزْءُ

بڑھ کر کیا ہوگی کہ وہ اپنی قدر و منزلت نہ پہچانے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسند، اللہ کو وہ بندہ ہے جسے اللہ نے اس کے نفس کے حوالے کر دیا ہے۔ اس طرح کہ وہ سید ہے راستے سے ہٹا ہوا اور بغیر رہنمائے چلنے والا ہے۔ اگر اسے دنیا کی کھیتی (بونے) کیلئے بلا یا جاتا ہے تو سرگرمی دکھاتا ہے اور آخرت کی کھیتی (بونے) کیلئے کہا جاتا ہے تو کامی کرنے لگتا ہے۔ گویا جس چیز کیلئے اس نے سرگرمی دکھائی ہے وہ تو ضروری تھی اور جس میں سستی و کوتاہی کی ہے وہ اس سے ساقط تھی۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

وہ زمانہ ایسا ہو گا کہ جس میں وہ خوابیدہ مومن ہی فتح کر نکل سکے گا کہ جو سامنے آنے پر جانا پہچانا نہ جائے اور نگاہ سے اوچھل ہونے پر اسے ڈھونڈھانے جائے۔ یہی لوگ تو ہدایت کے جگہ گاتے چراغ اور شب پیاسیوں میں روشن نشان ہیں۔ نہ وہ ادھر ادھر کچھ کا کچھ لگاتے پھرتے ہیں، نہ لوگوں کی برا یاں اچھاتے ہیں اور نہ ان کے راز فاش کرتے ہیں۔ اللہ انہی لوگوں کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے اپنے عذاب کی سختیاں دور رکھے گا۔

اے لوگو! وہ زمانہ تمہارے سامنے آنے والا ہے کہ جس میں اسلام کو اس طرح اوندھا کر دیا جائے گا جس طرح برلن کو ان چیزوں سمیت جو اس میں ہوں، الٹ دیا جائے۔

اے لوگو! اللہ نے تمہیں اس امر سے محفوظ رکھا ہے کہ وہ تم پر ظلم کرے۔ مگر اس سے پناہ نہیں کہ وہ تمہیں آزمائش میں ڈالے۔ اس بزرگ و برتر کہنے والے کا ارشاد ہے: ”اس میں ہماری بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم تو بس ان کا متحان لیا کرتے ہیں۔“

سید رضی فرماتے ہیں: حضرت کے ارشاد ”ہر خوابیدہ مومن“ میں ”خوابیدہ“

جھلاؤ آلًا يَعْرِفَ قَدْرَهُ، وَ إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ
الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ لَعَبَدَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى نَفْسِهِ،
جَاءُرَّا عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، سَائِرًا بِغَيْرِ
دَلِيلٍ، إِنْ دُعَى إِلَى حَزِيرَةِ الدُّنْيَا عَيْلَ،
وَ إِنْ دُعَى إِلَى حَزِيرَةِ الْآخِرَةِ كَسِيلَ! كَانَ مَا
عَيْلَ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، وَ كَانَ مَا وَفَنِي فِيهِ
سَاقِطٌ عَنْهُ! .

[او منہما]

وَذِلِكَ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ
نُوْمَةٍ، إِنْ شَهَدَ لَمْ يُعْرِفُ، وَ إِنْ غَابَ لَمْ
يُفْتَقِدُ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدُى،
وَ أَعْلَامُ السُّرَى، لَيْسُوا بِالْمُسَايِّحِ،
وَ لَا الْمُذَابِيعُ الْبُدْرِ، أُولَئِكَ يَفْتَحُ اللَّهُ
لَهُمْ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ، وَ يَكْشِفُ عَنْهُمْ
ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ
زَمَانٌ يُكَفَّا فِيهِ الْإِسْلَامُ، كَمَا يُكَفَّا
الْإِنْكَاءُ بِمَا فِيهِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَادَ كُمْ مِنْ أَنْ
يَجُوَرَ عَلَيْكُمْ، وَ لَمْ يُعْذِّبْ كُمْ مِنْ أَنْ
يَبْتَلِيَكُمْ، وَ قَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ: ﴿إِنَّ
فِي ذَلِكَ لَآيَتٍ وَ إِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ﴾ .

آمَّا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الْكَلَامُ: «كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوْمَةٍ» فَإِنَّمَا

سے مراد وہ شخص ہے کہ جو گنہ نام اور بے شر ہو۔
 اور «الْمَسَائِيْعُ» مسیح کی جمع ہے۔ اور ”مسیح“ اس شخص کو
 کہتے ہیں کہ جو لوگوں میں فتنہ و شر پھیلاتا رہے اور لگانی بھائی کرتا رہے۔
 اور «الْمَدَائِيْعُ» مذیع کی جمع ہے اور ”مذیع“ اسے
 کہتے ہیں کہ جو کسی کی برائی سے تو اسے اچھا لے اور علانیہ بیان کرے
 اور «الْبُزُورُ» بذور کی جمع ہے اور ”بذور“ اسے کہتے ہیں کہ جو حمق اور
 اول فول بکنے والا ہو۔

--☆☆--

(۱۰۲) خطبه

ایک دوسری روایت کی بنا پر یہ خطبہ پہلے درج ہو چکا ہے:

جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجا تو عربوں میں نہ کوئی (آسمانی) کتاب کا پڑھنے والا تھا اور نہ کوئی نبوت وحی کا دعوے دار۔ آپ نے اطاعت کرنے والوں کو لے کر اپنے مخالفوں سے جنگ کی۔ در آن حوالیکہ آپ ان لوگوں کو نجات کی طرف لے جا رہے تھے اور قبل اس کے کہ موت ان لوگوں پر آپڑے، ان کی ہدایت کیلئے بڑھ رہے تھے۔ جب کوئی تھکا ماندہ رک جاتا تھا اور خستہ و درماندہ ٹھہر جاتا تھا تو آپ اس کے (سر پر) کھڑے ہو جاتے تھے اور اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچا دیتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ایسا تباہ حال ہو جس میں ذرہ بھر بھلانی ہی نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے انہیں نجات کی منزل دکھا دی اور انہیں ان کے مرتبہ پر پہنچا دیا، چنانچہ ان کی چکی گھومنے لگی اور ان کے نیزے کا ختم جاتا رہا۔ خدا کی قسم میں بھی انہیں ہنکانے والوں میں تھا۔ یہاں تک کہ وہ پوری طرح پسپا ہو گئے اور اپنے بندھنوں میں جکڑ دیئے گئے۔ اس دوران میں نہ میں عاجز ہوا نہ

آزاد بہ: الْخَاطِمُ الْذِكْرُ الْقَلِيلُ الشَّرِّ۔
 وَ «الْمَسَائِيْعُ» : جَمْعُ مُسِيَّحٍ، وَ هُوَ الَّذِي
 يَسِيْعُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْفَسَادِ وَ النَّمَاءِ.
 وَ «الْمَدَائِيْعُ» : جَمْعُ مُذْيَاعٍ، وَ هُوَ الَّذِي
 إِذَا سَوَعَ لِغَيْرِهِ بِفَاحِشَةٍ أَذَاعَهَا وَ تَوَهَّهَا. وَ
 «الْبُزُورُ» : جَمْعُ بَذُورٍ وَ هُوَ الَّذِي يَكْثُرُ
 سَفَهَةً وَ يَلْعُغُ مَنْطِقَةً.

-----☆☆-----

(۱۰۲) وَمِنْ حَكَلَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

وَقَدْ تَقَدَّمَ مُخْتَارُهَا بِخَلَافِ هَذِهِ
 الرِّوَايَةِ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ
 مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ الْعَرَبِ يَقْرَأُ
 كِتَابًا، وَ لَا يَدَعُ نُبُوَّةً وَ لَا وَحْيًا،
 فَقَاتَلَ بِمَنْ أَطَاعَهُ مَنْ عَصَاهُ، يَسُوقُهُمْ
 إِلَى مَنْجَاتِهِمْ، وَ يُبَادِرُ بِهِمُ السَّاعَةَ أَنْ
 تَنْزِلَ بِهِمْ، يَخْسِرُ الْكَسِيرُ، وَ يَقْفَ
 الْكَسِيرُ فِيْقِيْمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْحِقَهُ غَايَتَهُ،
 إِلَّا هَالِكًا لَا خَيْرَ فِيهِ، حَتَّى أَرَاهُمْ
 مَنْجَاتِهِمْ وَ بَوَّاهُمْ مَحَلَّتِهِمْ، فَاسْتَدَارَتْ
 رَحَاهُمْ، وَ اسْتَقَامَتْ قَنَاثِهِمْ، وَ اِيْمُ اللَّهِ!
 لَقَدْ كُنْتُ مِنْ سَاقِتَهَا حَتَّى تَوَلَّتْ
 بِحَذَادِيْرِهَا، وَ اسْتَوْسَقَتْ فِيْ قِيَادَهَا، مَا
 ضَعُفتْ، وَ لَا جُبِنَتْ، وَ لَا خُنْتْ، وَ لَا